اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ''پس آپ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکاریں کہ (کہیں) آپ بھی سزا کے قابل بن جائیں'' مولانا مودودیؒ تفہیم القرآن میں اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ''اس کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ نبی علیہ السلام سے شرک کا کوئی خطرہ تھا اس بناء پر آپ کو دھمکا کر اس سے روکا گیا۔ دراصل اس سے مقصود کفار و مشرکین کو متنبہ کرنا ہے۔ کلام کا مدعا یہ ہے کہ قرآن مجید میں جو تعلیم پیش کی جارہی ہے یہ چونکہ خالص حق ہے فرمانروائے کائنات کی طرف سے اور اس میں شیطانی آلائشوں کا ذرہ برابر بھی دخل نہیں ہے۔ اس لئے یہاں حق کے معاملے میں کسی کے ساتھ رو رعایت کا کوئی کام نہیں۔ اللہ کو سب سے بڑھ کر اپنی مخلوق میں کوئی عزیز و محبوب ہوسکتا تو وہ اس کا رسول پاک ہے۔ لیکن بالفرض اگر وہ بھی بندگی کی راہ سے بال برابر ہٹ جائے اور اللہ واحد کے سوا کسی اور کو معبود کی حیثیت سے پکار بیٹھے تو پکڑ سے نہیں بچ سکتا تا بدیگراں چہ رسد اس معاملے میں خود محمد علیہ السلام کے ساتھ بھی کوئی رعایت نہیں تو اور کون ہے جو خدا کی خدائی میں کسی اور کو شریک ٹھہرانے کے بعد یہ امید کرسکتا ہو کہ خود بچ نکلے گا یا کسی کے بچانے سے بچ جائے گا۔''

قرآن مجید کی مذکورہ آیت بتاتی ہے کہ اللہ کے ساتھ ساتھ دوسروں کو پکارنے سے ایک فرد یا پوری قوم عذاب کی مستحق بن جاتی ہے۔ آج ہمیں اپنی مصیبتوں اور پریشانیوں کو اسی تناظر میں دیکھنا چاہیے۔ ملک کی فضاؤں میں ہر طرف غیر اللہ کو دی جانے والی صداؤں کی گونج ہے کوئی یا رسول اللہ مدد، کوئی یا علی مدد، کوئی یا غوث مدد نہ جانے کس کس کو مدد کیلئے آوازیں لگائی جارہی ہیں کس کس کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھا جارہا ہے۔ ایسے میں اللہ کا عذاب نازل نہ ہوگا تو کیا ہوگا؟ اگر ہم نے اپنی مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات حاصل کرنی ہے اپنے مسائل حل کرنے ہیں تو اس کی صورت یہ ہے کہ شرک سے توبہ کریں، حاجت روائی اور مشکل کشائی کیلئے صرف ایک اللہ کو پکاریں، ملک کی فضاؤں کو توحید کے نغموں سے گونجا دیں۔

اندرون سندھ قدرتی آفات کے باوجود رجوع الی اللہ کا ماحول نہ بن سکا

سیلاب زدہ علاقوں میں جہاں ہوٹل کھلے ہیں وہاں اب بھی لوگوں کی مشغولیت چائے اور فلمیں ہیں

بارش نہ رکنے پر بعض لوگوں نے سرکشی کی انتہا کردی کسی نے کہا کہ اللہ کیسا غفور رحیم ہے جو ہمیں تباہ کررہا ہے

ایک بدبخت نوجوان نے کہا کہ ''ہاں برساتا رہ بارش سب مر جائیں گے تو اکیلا ہی رہ جائے گا''

کراچی (حدیبیہ نیوز) گزشتہ سال اندرون سندھ بدترین سیلاب کے باعث لاکھوں لوگ متاثر

ہوئے تھے اس سال پھر لاکھوں متاثر ہیں اللہ کی طرف سے یہ مسلسل انتباہ کے باوجود قوم کے مزاج، ترجیحات، خواہشات اور روز و شب میں کوئی مثبت تبدیلی رونما نہیں ہو رہی بلکہ الٹا سرکشی میں اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ پاکستان کی 64 سالہ تاریخ کا جائزہ لیں اور شرک و بدعات، بے راہ روی، کرپشن، جرائم اور اخلاقی خرابیوں وغیرہ کے اعتبار سے ریٹنگ دیکھی جائے تو معلوم ہوگا کہ اس قدر قدرتی آفات آنے کے باوجود بھی اس وقت مذکورہ اعتبار سے ہر برائی کا گراف گزشتہ 63 سالوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے۔ اللہ کی طرف سے جیسے جیسے انتباہ آ رہا ہے سرکشی ویسے ویسے بڑھ رہی ہے۔ اللہ کی طرف لوٹنے کیلئے قوم تیار نہیں مصیبت کے دوران بھی رجوع الی اللہ کا ماحول نہیں بن سکتا ہے۔ اندرون سندھ اس مرتبہ بارشوں کے دوران ایسے دل دہلا دینے والے واقعات سننے کو ملے جس کے بعد یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ہماری قوم کے افراد خود اللہ کے غضب کو بھڑکا رہے ہیں۔ نوکوٹ کے مولانا محمد حسن سموں نے حدیبیہ سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کئی دن تک نہ رکنے والی بارش کے دوران ایک محفل میں ایک نوجوان شیطانی جذبات سے مغلوب ہو کر اللہ کو اس طرح مخاطب کرنے لگا کہ ''اس پر مولانا حسن سموں نے اسے کہا کہ ''اللہ تو اکیلا ہے اور وہی اکیلا رہے گا تم اپنے گناہوں کی اللہ سے معافی مانگو تم رات دن کس طرح اللہ کی نافرمانی کرتے ہو۔'' انہوں نے بتایا کہ ایک بدبخت نے یہ بھی کہا کہ ''اللہ تو کیسا غفور رّحیم ہے۔'' جو ہمیں تباہ کر رہا ہے ایک بدبخت شیطانی جذبات سے مغلوب ہو کر آسمان کی طرف رخ کر کے فائرنگ کرنے لگا۔ جب یہ صورتحال ہو ہمارے لوگوں کی رات دن اللہ کی نافرمانی کرنے کے باوجود اپنے کو اللہ کی ناراضگی کے مستحق ہی نہیں سمجھتے۔ اندرون سندھ اب تک سیلابی پانی خشک نہیں ہوا ہے لوگوں کی معاشی حالت انتہائی خراب ہے۔ لاکھوں لوگ امداد پر گزارہ کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ہوٹل اب بھی پہلے کی طرح آباد ہیں جہاں چارپائیوں پر فارغ بیٹھے لوگ سارا سارا دن انڈین فلموں سے محظوظ ہو رہے ہیں۔ بہت سی مسجدیں تو پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں لیکن جو مسجدیں بحال ہیں وہ بھی اپنی ویرانی کا شکوہ کرتی نظر آتی ہیں کہ نمازیوں سے آباد نہیں۔ یہ صورتحال ثابت کر رہی ہے کہ خاکم بدہن گزشتہ آفات سے بڑھ کر کوئی آفت ہمیں نگلنے کیلئے تیار بس اللہ کے حکم کی منتظر ہے۔ جب قومیں سرکشی پر آمادہ ہوں اور اللہ کی طرف سے کئے جانے والے انتباہ کا بھی سنجیدگی سے نوٹس نہ لیں تو تباہی ہی ایسی قوم کا مقدر ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں مکمل تباہی سے محفوظ رکھے اور ہمیں اپنے گناہوں پر نادم ہونے اور اپنی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بدعقیدگی، بے دینی اور بے عملی کی وجہ سے ملک کے کروڑوں لوگوں کی آخرت خطرے میں ہے ان بھائیوں کی دینی تعلیم وتربیت پر توجہ دینا کس کی ذمہ داری ہے؟

سیلاب زدہ علاقوں میں مسجدیں ویران ہوٹل آباد

ملک اور دنیا میں اسلامی انقلاب کی نوید سنانے والی دینی تحریکیں ناک کے نیچے کب جھانکیں گی؟

2005ء سے اب تک قدرتی آفات کے مواقع پر ریلیف کے کاموں کے دوران دینی قیادت اور دینی کارکنان نے بے دینی کی صورتحال کا براہ راست مشاہدہ کیا ہے لیکن پھر بھی ان تحریکوں کی ترجیحات اور پالیسیوں میں کوئی تبدیلی نظر نہیں آتی

دعوت کا اتنا بڑا امیدان اپنے ملک میں کھلا ہوا ہے، اپنے ہی کروڑوں لوگوں کو جنت کے رستے پر نہ چلا سکے تو لال قلعے اور وائٹ ہاؤس پر پرچم لہرا دینے سے دین کی کون سی خدمت انجام پائے گی؟

لوگوں کے عقائد کی اصلاح اور ان میں پختگی، فہم قرآن، فرائض کی ادائیگی میں احساس ذمہ داری، معاملات اور اخلاق میں سدھار، انبیائے کرام علیہم السلام نے ترجیحی طور پر یہ کام انجام دیئے، انقلاب کیلئے انبیاء علیہم السلام کے منہج کو تھامنا ہوگا

دینی تحریکوں کے شایان شان نہیں کہ وہ اپنے اصل اہداف کو نظر انداز کردیں اور مقبولیت حاصل کرنے اور شارٹ کٹ کے ذریعے ہیرو بننے کے چکر میں اپنی تحریکوں کو غیر انقلابی ڈگر پر ڈال دیں

کراچی (خصوصی تجزیہ) 2005ء سے اب تک چھ سالوں میں 5 بڑی قدرتی آفات کا سامنا ہوا۔ ان مواقع پر تقریباً ہر مذہبی تنظیم و جماعت نے ریلیف کے کاموں میں اپنا حصہ ڈالا۔ ان تنظیموں کے رہنما اور کارکنان نے خود ان علاقوں میں جا کر امدادی سرگرمیاں انجام دیں۔ حدیبیہ اخبار کے ذریعے ہم پہلے بھی دینی تحریکوں کی توجہ اس جانب مبذول کرا چکے ہیں۔ اگرچہ خود دینی رہنماؤں اور کارکنان نے وطن عزیز کے اندرونی علاقوں میں بے دینی کی صورتحال کا ازخود مشاہدہ کیا ہے لیکن پھر بھی ان دینی تحریکوں میں کوئی مثبت انقلابی کروٹ نظر نہیں آتی۔ ترجیحات اور پالیسیوں میں کوئی ردوبدل نظر نہیں آتا پاکستان کے کروڑوں لوگ اس بات کے ضرورت مند ہیں کہ اسلام پسند قوتیں دین کی تعلیمات سے ان کے دل ودماغ کو روشن کریں۔

عقائد کی اصلاح اور ان میں پختگی، قرآن مجید کا فہم، فرائض کی ادائیگی میں احساس ذمہ داری، معاملات اور اخلاق میں سدھار، ان چیزوں کا اہتمام تو ہر عام مسلمان کیلئے کرنا چاہیے اور یہ دین کی علمبردار جماعتوں اور قیادت کی ہی ذمہ داری ہے دعوت کا اتنا بڑا امیدان خود ہمارے اپنے ملک میں کھلا ہوا ہے ہم اپنے ہی کروڑوں لوگوں کو جنت کے رستے پر نہ چلا سکے تو لال قلعے اور وائٹ ہاؤس پر پرچم لہرا بھی دیا تو دین کی کون سی خدمت انجام پائے گی؟ اور ویسے بھی جب تک ہم نے اپنی قوم

میں عمومی طور پر حقیقی دین داری پیدا نہ کی تو پاکستان میں اسلام نافذ کیا جاسکتا ہے اور نہ عالمی سطح پر کوئی اور اسلامی مہم سر کی جاسکتی ہے۔ یہ وہ بنیادی کام ہے جو انبیائے کرام علیہم السلام نے ترجیحی طور پر انجام دیا۔ سیلاب زدہ علاقوں میں جا کر اندازہ ہوتا ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہیں جو اگر اسی حالت میں اس دنیا سے چلے گئے تو اللہ کی پکڑ سے ان کا بچنا بہت محال ہے۔ بھاری اکثریت کو دین کے بارے میں کوئی علم نہیں۔ کلمہ تک پڑھنا نہیں آتا، نماز روزہ تو بہت دور کی بات ہے۔ مصیبت کے ان دنوں میں بھی ان علاقوں میں مسجدیں ویران اور ہوٹل و منی سینما گھر آباد ہیں لاکھوں کی تعداد میں اپنے لوگوں کو دین کی تعلیم دینا کس کی ذمہ داری ہے؟ دین کے نام پر ہر سال اربوں روپے جمع اور خرچ کئے جاتے ہیں لاکھوں افراد خود کو دین توحید کے علمبردار اور اسلامی انقلاب کے داعی قرار دیتے ہیں۔ آخر اتنے کثیر وسائل اور افرادی قوت کہاں صرف ہو رہی ہے اور اس کے باوجود ملک میں بے دینی کیوں بڑھتی چلی جا رہی ہے؟ آخر ہم کب اپنے گریبانوں میں جھانکیں گے؟ بدعقیدگی، بے دینی اور بے عملی کی وجہ سے ملک کے کروڑوں لوگوں کی آخرت خطرے میں ہے ہمارے اپنے بھائی جہنم کی جانب بڑھ رہے ہیں ان کی دینی تعلیم وتربیت کیلئے مؤثر حکمت عملی وضع کرنا اور اس مقصد کیلئے تمام سیاسی اثر و رسوخ اور ذرائع و وسائل کو استعمال کرنا یہ حقیقی اسلامی انقلاب کا تقاضہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام کا منہج بھی یہی ہے وہ لوگوں کو جہنم کے رستے سے ہٹا کر جنت کے رستے پر لگانے کیلئے آئے تھے۔ دینی تحریکوں کی ناک کے نیچے گمراہی پنپ رہی ہے آخر وہ کب نیچے جھانکیں گی؟ دینی تحریکوں کے قطعی شایان شان نہیں کہ وہ اپنے اصل دعوتی اہداف کو نظر انداز کر دیں اور مقبولیت حاصل کرنے اور شارٹ کٹ کے ذریعے ہیرو بننے کے چکر میں اپنی تحریکوں کو غیر انقلابی ڈگر پر ڈال دیں جن پر چلتے ہوئے عرصہ دراز سے ہمارے ملک میں نہ صرف اسلامی انقلاب کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوا بلکہ ہر آنے والے دن بے دینی میں اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ (بشکریہ: پندرہ روزہ ''حدیبیہ'' کراچی یکم تا 15 اکتوبر 2011ء)

توہین رسالتؐ قتل کیس میں سزائے موت کے خلاف جامعہ حنفیہ کے زیر اہتمام احتجاجی جلسہ وجلوس

مورخہ 7 اکتوبر بروز جمعۃ المبارک جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے زیر اہتمام توہین رسالتؐ کیس میں سزائے موت سنائے جانے کے خلاف احتجاجی جلوس وجلسہ کا اہتمام کیا گیا، اس پروگرام میں مہتمم جامعہ حنفیہ قاری ابوبکر صدیق کی دعوت پر رئیس الجامعہ حافظ عبد الحمید عامر نے اس پروگرام میں دیگر جماعتی ساتھیوں کے ہمراہ شرکت کی۔ پروگرام کے مطابق جامع مسجد گنبد والی سے جلوس شروع ہوا جو اقبال لائبریری روڈ، اکرم شہید پارک، شاندار چوک، راجہ بازار، مین بازار اور چوک اہل حدیث سے ہوتے ہوئے واپس گنبد والی مسجد پہنچ کر ایک عظیم الشان جلسے کی صورت اختیار کر لی۔ یہاں پر قائدین نے مختصر خطاب کئے۔ سب سے پہلے قاری ظفر اقبال شیخ الحدیث جامعہ حنفیہ، چوہدری عارف ساجد صدر مرکزی انجمن تاجران جہلم کے علاوہ رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے خطاب کیا۔ آخر میں قاری ابوبکر صدیق نے مفصل خطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ عمر بن قاری خبیب احمد عمر نے سرانجام دیئے۔ اس پروگرام میں بھاری تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

جامعہ کے طالب علم شادمان کی وفات

مورخہ 6 اگست بروز ہفتہ جامعہ کا طالب علم شادمان شدید بیمار ہوا اور ڈاکٹر کی ہدایت پر گھر بھیج دیا گیا لیکن راستے میں ہی اللہ کو پیارا ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ بچہ شعبہ حفظ میں زیر تعلیم تھا اور اس کا تعلق سوات سے تھا۔ نماز جنازہ اس کے آبائی گاؤں میں ادا کی گئی۔